بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

سود قرآن حدیث کی رو سے

راقم الحروف: محمد برھان اُلحق جلالی (جہلم)

اللہ رب العزت نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ھے۔ ارشاد خداوندی ہی کہ (وماخلقت الجن و الانس الا لیعبدون) (سورۃ الذاریات آیت نمبر ۵٦ پارہ نمبر ۲۷ رکوع نمبر ۳) میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر عبادت کے لیے۔ اللہ رب العزت نے ہمیں عقل وشعور دے دیا۔ اس نے ہمارے سامنے دونوں راستے رکھ دیے۔ بھلائی کا بھی، برائی کا بھی۔ اور ہم کو اختیار دے دیا کہ جس راستے کہ تم چاہو اختیار کر لو۔ یہ تمہارے اختیار میں ہے اگر تم نیکی کا رستہ اختیار کرو گے تو دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گے۔ اور اگر تم برائی اختیار کرو گے تو دنیا و آخرت میں ذلیل ہو گے۔

اللہ رب العزت نے واضح فرمایا ہے: کہ کون کونسے کام تمہارے لیے بھلائی والے ہیں۔ اور کون کونسے نقصان والے ہیں۔ ان ہی کاموں میں ایک سود ہے۔ آیئے قرآن کریم کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ وہ اس بارے میں ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے؟

ارشاد ربانی ہے کہ (الذین یاکلون الربوٰا لا یقومون الا یتخبطه الشیطٰن من المس)

(سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۲۷۵، پارہ نمبر ۳ رکوع نمبر ٦)

کہ وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن اس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے کہ جس کو شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو۔

ربوٰا کی تعریف:

ربوٰا عربی زبان کا لفظ ہے اس کا معنٰی سود ہے انگریزی میں اس کو (Interest) کہتے ہیں۔ لغت میں ربا کا معنٰی زیادتی، بڑھوتری اور بلندی کے ہیں۔ علامہ راغب اصفہانی نے اصل مال پر زیادتی کو ربا کہا ہے۔

علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں۔ کہ علامہ ابن اثیر کہتے ہیں کہ شریعت میں ربا عقد بیع کے اصل مال پر زیادتی ہے۔ اور ہمارے نزدیک ربا یہ ہے کہ مال کے بدلے مال میں جو مال بلاعوض لیا جاتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص دس درہم کو

گیارہ درہم کے بدلے فروخت کرلے اوراس میں ایک درہم زیادتی بلاعوض ہے۔(عمدۃ القاری جلد ۱۱ صفحہ نمبر ۱۹۹)

۳: فی الشرع فضل مال بلاعوض فی معاوضۃ مال بمال (دستور العلماء، جز نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۲۸)

جس وقت مال کا مال کے ساتھ سودا ہورہا ہو ایک طرف تو مال زیادہ ہو اور دوسری طرف کم ہو اور اس وقت مال بھی ان چیزوں سے ہو جو مکیلی ہیں یا موزونی تو ایک طرف جو آضافہ ہوگا اوراس کے عوض دوسری طرف کچھ نہ ہو تو اس شریعت میں ربا کہتے ہیں۔

قرآن پاک نے سود کو مطلقا حرام قرار دیا ہے خواہ نجی ضروریات کے قرضوں پر سود ہو یا تجارتی قرضوں پر سود ہو۔خواہ اس سود سے غریبوں کو نقصان ہو یا نفع اللہ تعالیٰ نے عمارت اور غربت کا فرق کیے بغیر سود کو علیٰ الطلاق حرام قرار دیا ہے۔(تبیان القرآن جلد ۱ صفحہ ۱۰۲۹)

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سود خوروں کی یہ علامت بنادے گا کہ مخبوط الحواس اٹھیں گے قیامت کے دن مجمع عظیم میں وہ شخص پاگلوں کی طرح مخبوط الحواس ہو کر اٹھے گا اور اسے دیکھ کر سب اسے پہچان لیں گے کہ یہ دنیا میں سود خور تھا۔

آیت نمبر ۲:

یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وزروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۷۸، ۲۷۹۔ پارہ ۳، رکوع نمبر ۶)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور باقی مانده سود کو چھوڑ دو اگر تم مومن ہو پس اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو۔

یعنی ان آیات میں یہ بتایا جارہا ہے کہ اگر تم سود لو گے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاو اور یہ بھی جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔

قارئین گرامی قدر:

اللہ رب العزت نے سود کو حرام قرار دیا ہے کچھ مصلحتوں کے باعث اور مفسرین کرام ان مصلحتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سود کے باعث صلح رحمی مٹ جاتی ہے اس فعل بد کی وجہ سے صدقہ وخیرات اور قرضہ حسنہ دینے والے مکارم اخلاق ناپید ہو جاتے ہیں۔سود خوری کی وجہ سے انسان بغیر کام کے پیسہ کمانے کا عادی ہو جاتا ہے۔

سود کے اخلاقی معاشرتی اور اقتصادی نا قابل تلافی نقصانات کے باعث علامہ محمد بخش اپنی شہرہ آفاق تفسیر،تفسیر نبوی، میں یہ حدیث رقم فرماتے ہیں کہ،ایک وقت آئے گا اللہ تعالیٰ کی زمین میں کوئی سود خور نہ رہے گا سود ظاہرا لینا یا خفیہ لینا دونوں حرام ہے جو اس کے جواز کے فتوے دیتے قیامت کے دن انکے پیٹ چیر دیے جایں گے۔(تفسیر نبوی،جلد نمبر ا صفحہ ۳۷۷،مکتبہ نبویہ لاہور)

سود کھانے سے بے مروتی قلبی کمزوری پیدا ہوتی ہے حرام مال کھانے سے اطاعت و تابعداری کی طاقت نہیں رہتی سود سے انسان میں بخل پیدا ہوتا ہے۔(تفسیر حسنات جلد ا صفحہ ۶۸۲)

آیت نمبر ۳:

یاایھا الذین امنوا لا تا کلوا الربوا (سورہ ال عمران،آیت نمبر ۱۳۰،پارہ نمبر ۴،رکوع ۵)

اے ایمان والو سود نہ کھاو۔

آیت نمبر ۴:

و احل اللہ البیع و حرم الربٰوا (سورۃ البقرہ آیت ۲۷۵،پارہ ۳،رکوع ۶)

اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال قرار دیا اور سود کو حرام قرار دیا۔

آیت نمبر ۵:

محق اللہ الربٰوا و یربی الصدقات (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۷۶،پارہ ۳،رکوع ۶)

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو پروان چڑھاتا ھے.

بہر حال اسکے علاوہ بھی کئی آیات میں اس سے منع کیا گیا ھے اب آیئے ہم حدیث نبوی ﷺ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ من اکل درھما من الربٰوا فھو ثلث و ثلثین زینۃ من بنت لحمہ من سحت فالنار اولیٰ بہ (المطلب اللم وسط طبرانی جلد ۳ صفحہ ۲۱۱)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک درہم سود کھایا یہ اس شخص کی طرح ہے جس نے ۳۳ مرتبہ زنا کیا برابر ھے اور جسکا پیٹ گوشت حرام سے بڑھے تو وہ نار جہنم کا زیادہ مستحق ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اھل الربو اٗو موکلہ (الترغیب الترھیب جلد ۲ حصہ ا صفحہ ۱۲)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا سود کھانے والے اور کھلانے والے دونوں پر لعنت ہے (اس حدیث کو امام مسلم۔ امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ سود کا گناہ ۷۰ اور کچھ درجے ہیں اور شرک اس کی مثل ہے (یعنی اس کا عذاب شرک کے برابر ہے) اس کی حرمت کو اتنے شدید پیرائے میں بیان کیا گیا ہے جس کی مثال نہیں ملتی ارشاد ھے کہ جو ان احکام کے بعد سود لینے کی جراءت کرے گا اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے۔ (سورۃ البقرہ ضیاء القرآن جلد ا صفحہ ۱۰۶)

علامہ ابن کثیر اپنی شہرہ آفاق تفسیر میں شب معراج کا واقعہ لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے پیٹ مثل بڑے بڑے گھڑوں کے تھے۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ سود خور ہیں۔ روایت میں یہ بھی ہے کہ ان کے پیٹوں میں سانپ بھرے ہوں گے۔ (تفسیر ابن کثیر اردو جلد ا پارہ سوم)

تفسیر مظہری میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۷۹ کے ضمن میں لکھا ھے کہ سود خوروں کے لیے اللہ نے پانچ قسم کے عذاب تیار کر رکھے ہیں۔ ا۔ قبروں سے پاگل بن کر اٹھیں گے۔ ۲۔ دوزخ کی آگ میں عرصہ دراز تک رہیں گے۔ ۳۔ انکا مال و دولت زندگی میں تباہ کر دیا جائے گا۔ ۴۔ سود کو حلال جاننے والے کافر ہیں۔ ۵۔ اور سود خور اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتا ہے۔ (تفسیر مظہری، قاضی ثناء اللہ پانی پتی، پارہ نمبر ۳، آیت نمبر ۲۷۹)

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصیبہ الرجل من الربو ااعظم عنداللہ من ثلث و ثلثین زینۃ یزینھا فی الاسلام۔ (الدر المنشور جلد ا صفحہ ۳۶۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا بے شک ایک درہم جو آدمی سود کھائے گا اللہ کے نزدیک ۳۳ بار زنا سے بھی بدتر ہے جو آدمی اسلام کی حالت میں کرے۔

اسی طرح ایک اور حدیث ھے۔ کہ غسیل ملائکہ حضرت حنظلہ سے روایت ھے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: قالرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درھم ربا یاکل الرجل وھو یعلم اشد عنداللہ ست و ثلثین زینۃ۔ (جامع الصغریٰ جلد ا صفحہ ۲۵۶، کنز العمال جلد ۴، مشکوٰۃ المصابیح حدیث ۲۸۲۵)

جس نے جانتے بوجھتے ایک درہم سود کا کھایا تو وہ اللہ کے نزدیک ۳۶ بار زنا کرنے سے سخت ہے۔

عن عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ قال لعن رسول اللہ ﷺ اکل الربوٰا و موکلہ و کاتبہ و شاھدیہ و قال ھم سواء۔ (الترغیب والترھیب جلد ا صفحہ ۵۳۹، الدر المشور، صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷ قدیمی کتب خانہ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سود کھایا، کھلانے والے، لکھنے والے، جو گواہ بنے ان سب پر لعنت ہے اور فرمایا سب برابر ہیں۔

قارئین گرامی:

سود اضافہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔ ان احادیث کے علاوہ اور بھی کافی احادیث ہیں جن میں سود کی مذمت بیان ہوئی ہے بہر حال خوف طوالت کی وجہ اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ ہمیں ان آیات قرآنی اور احادیث نبویہ ﷺ سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور سود سے توبہ کرنی چاہیے اللہ ہم سب کے حال پر رحم فرمائے اور پاکستان کو امن آشتی کا گہوارہ بنائے۔ (آمین)